خواتین محاذِ عمل

اعلامیہ برائے ۲۰۱۴

12 فروری کے اس دن کے حوالے سے خواتین محاذِ عمل ان تمام بہادر لوگوں کو خاص طور پر عورتوں کو سلام پیش کرتی ہے جو دنیا میں تمام انسانوں کی برابری کے اصول، جمہوریت اور سماجی ترقی کے حصول کے لئے ایک مسلسل جدوجہد کرتے رہے ہیں۔

12 فروری کا دن پاکستان میں عورتوں کی جدوجہد کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

1983ء کے اس دن پاکستانی خواتین نے لاہور کی سڑکوں پر نکل کر ضیاء الحق کی فوجی آمریت کو للکارتے ہوئے رد کر دیا اگرچہ اس وقت ملک میں ہر طرح کی سیاسی سرگرمیوں اور جلسے جلوسوں پر سخت پابندی عائد تھی۔ اس احتجاج کی فوری وجہ تو تجویز کردہ قانون شہادت بنا جس کے نتیجہ میں عورتوں کی مردوں کے مقابلے میں آدھی گواہی کی جا رہی تھی تاہم اس آڑ میں فوجی آمر کے خواتین کے حقوق پر شب خون مارنے اور عورتوں کی انسانی حیثیت کو آدھا کرنے کے مذموم ارادے بھی شامل تھے۔

یہ مظاہرہ ہر طرح کے جبر کے خلاف عورتوں کی مزاحمت کی علامت اور انکا صنفی انصاف پر مبنی ایک جمہوری عمل پر غیر متزلزل یقین جو تمام لوگوں کے انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہو خاص طور پر ان لوگوں کے حقوق کی جو تاریخی طور پر پچھڑے ہوئے ہیں۔

لہٰذا 1981 سے لیکر آج تک خواتین محاذِ عمل عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مسلسل لڑتی رہی ہے اور اسکا مطمع نظر ہمیشہ تمام انسانوں کے حقوق کو یقینی بنانا رہا ہے۔

اس وقت سے لیکر آج تک کے حالات یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ تمام اندیشے اور خدشات جن کا اظہار خواتین محاذِ عمل پچھلی تین دہائیوں سے کرتی چلی آ رہی تھی، آج سچ ثابت ہو رہے ہیں۔ عسکریت پسندی اور مذہب کا سیاست میں استعمال آج ملک کو اس مقام پر لے آیا ہے جہاں اس کا وجود بھی خطرے میں پڑ چکا ہے۔

کیا یہی وہ ملک ہے جسکا خواب دیکھا گیا تھا؟

کیا ہم ایک ایسا ملک چاہتے ہیں:

- جہاں ریاست تحفظ کے نام نہاد نظریہ کے تحت خود مذہبی دہشت گرد گروہوں کی پشت پناہی کرے
- جہاں طالبان مسلسل شہریوں کا قتل عام کر رہے ہوں، ریاستی اداروں کو تباہ کر رہے ہوں اور ملک کو دولخت کرنے کے درپے ہوں

مگر انہیں ملک کے مستقبل کے حوالے سے ایک فریق کے طور پر پیش کیا جا رہا ہو

- جہاں خواتین کو کسی بھی قسم کا تحفظ میسر نہ ہو اور وہ قتل کی جا رہی ہوں، زنا بالجبر کا شکار بنائی جا رہی ہوں، اپنی لڑائیوں میں انھیں صلح کی شرائط میں پیش کیا جا رہا ہو اور ان کے تمام انسانی حقوق غصب ہوں اور مجرموں کو سزا سے قانونی اور سماجی بریت حاصل ہو

- جہاں 65 سال گزر جانے کے بعد بھی ملک کی اکثریت کسانوں ,مزدوروں اور صنفی اور جنسی اقلیتی گروہوں کے ساتھ تشدد اور امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہو

جہاں بدامنی کا عروج ہو اور اختلاف رائے، جمہوری مباحث اور انسانی حقوق کی ترویج کے لیے دن بدن جگہ تنگ ہوتی جا رہی ہو

- جہاں فقہی بنیاد پر اہل تشیع اور ہزارہ کمیونٹی کی نسل کشی کی جا رہی ہو اور قاتل کھلے عام ذمہ داری قبول کر رہے ہوں

آج کے دن

خواتین محاذِ عمل ایک بار پھر سے دہراتی ہے کہ جب تک پاکستان ایک سیکولر ریاست اور یکساں قانونی نظام کے تحت نہیں آتا ملک میں منفی رجحانات کو نہیں روکا جا سکتا اور یہ منفی رجحانات پاکستان کے امن اور سیاسی نظام کے لیے زہرِ قاتل ثابت ہوتے رہیں گے

خواتین محاذِ عمل اس بات کا بھی اعادہ کرتی ہے کہ وہ جمہوریت پسند لوگوں کے ساتھ مل کر ریاست کو جمہوریت مخالف سیاسی اور سماجی گروہوں کے چنگل سے آزاد کروانے کی اپنی جدوجہد کو جاری رکھے گی۔ تاکہ پاکستان میں انسانی ترقی اور انصاف کا بول بالا ہو سکے اور پاکستان کی اکثریت کی خواہش کے مطابق ایک ایسا منصفانہ جمہوری اور روادار پاکستان بنانے کی جدوجہد کرتی رہے گی جہاں ہر شہری کو برابری کے حقوق میسر ہوں اور انسانی وقار کی ضمانت حاصل ہو۔